

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

درسِ حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خانقاہِ حامدیہ چشتیہ“ رائیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

اعمالِ شکل اختیار کر کے محفوظ رہتے ہیں ! روزہ اور قرآنِ سفارش کریں گے !
انسان بھی ہر لمحہ فناء کے عمل سے گزرتا ہے !

درسِ حدیث نمبر ۷۷ (۱۲/رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/۲۳/جون ۱۹۸۳ء)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ
وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ اَمَّا بَعْدُ !

حدیث شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يُشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ رَوْحًا اور قرآنِ کریم دونوں ہی
بندہ کی شفاعت کریں گے یا کرتے ہیں ! جو صحابہ کرام دُنیا سے رُخصت ہو چکے تھے اُن کے بارے میں
کی بھی ہوگی اور جو جاتے ہیں اُن کے لیے وہ شفاعت کرتے ہیں !

يَقُولُ الصِّيَامُ اَيُّ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ رَوْحًا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ میں نے
اس بندہ کو کھانے سے روک دیا تھا اور اُس کی پسندیدہ چیزیں شہوتیں جن کی طرف اس کی رغبت ہوتی تھی
میں نے دن میں ان چیزوں سے اس کو روک دیا ! فَشَفَعْنِي فِيهِ میں اس کی سفارش کرتا ہوں تو میری
شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما ! !

یہ جتنی بھی عبادتیں ہیں ان کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ سب کی سب شکل اختیار کر لیتی ہیں ! خداوند کریم کی قدرت ہے یہ کہ جیسے آپ کسی کا فوٹو لیتے ہیں پھر ان فوٹوؤں کی اتنی بڑی تعداد ہو جاتی ہے کہ اُن سے فلم بنا لیتے ہیں اور وہ حرکت کرتی ہوئی چیز معلوم ہوتی ہے ! اور دوسرے طریقے پر آواز پیدا کرتے ہیں اور محفوظ کرتے ہیں اور وہ بولتی ہوئی چیز محسوس ہوتی ہے ! یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے یہاں خود بخود ہوتی ہیں ! ! کوئی عمل جو انسان کرتا ہے رائیگاں نہیں جاتا، بیکار نہیں جاتا، غائب نہیں ہو جاتا، فنا نہیں ہو جاتا ! بلکہ وہ قائم رہتا ہے، موجود رہتا ہے محفوظ طرح موجود رہتا ہے ! جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ دوسرے عالم میں جاتا ہے تو وہ چیزیں ملتی ہیں، نظر آتی ہیں، اُن سے اُس کا واسطہ پڑتا ہے اور یہ اعمال ایک شکل اختیار کر لیتے ہیں ! ! ! اچھی شکل اور خوفناک شکل :

وہ شکل جو یہ اعمال اختیار کرتے ہیں کبھی تو مثال کے طور پر حدیث شریف میں یہ ذکر کی جاتی ہے کہ جب انسان کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اُس کے پاس ایک چیز آتی ہے ! اُس کو وہ دیکھ کر یا خوش ہوتا ہے یا ڈرتا ہے ! ایسی ایک چیز اُس کے قریب آ جاتی ہے ! تو اگر وہ خوش ہوتا ہے اُس سے تو یہ کہتا ہے کہ مجھے تیرے پاس آنے سے تیری شکل دیکھنے سے تیرے قرب سے ایک راحت میسر آ گئی ہے، سکون ہو رہا ہے ! تو کون ہے ؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں ! ! مجھے اللہ نے یہ شکل دے دی ہے ! اور میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا الگ کبھی ہوں گا ہی نہیں ! گویا یہ فکر کہ میں چلا جاؤں گا تو تمہارا جائے گا یہ نہیں ہے بلکہ میں تیرے ساتھ رہوں گا ! !

حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض لوگوں کے (خدا پناہ میں رکھے) ایسی ہیبت ناک شکل سامنے آتی ہے کہ جسے انسان دیکھ کر ڈر جاتا ہے ! وحشت کھاتا ہے ! وہ اُس سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے ؟ میں تجھے دیکھتا ہوں تو ڈرتا ہوں وحشت ہوتی ہے ! !

تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں جو تو کرتا رہا ! اور چاہے تو گھبرا اور چاہے جو کر میں تیرے سے الگ نہیں ہوں گا ! تیرے سامنے ہی رہوں گا ! ! اب وہ ڈر کی شکلیں کیا ہو سکتی ہیں ! کیا نہیں ہو سکتیں ؟ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے بہت ساری شکلیں ہیں ! بجائے انسان کے جانوروں کی شکلیں ہو سکتی ہیں ! !

چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے اور قرآن پاک میں بھی آیا ہے حدیث میں تو آتا ہے کہ جو آدمی زکوٰۃ نہیں دیتا مال کی، اُس کا مال ایک اژدھے کی شکل میں ہوگا ! جسے اُس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا ! اور وہ اُس کو ڈستار ہے گا ! جس سے اُسے تکلیف ہوتی رہے گی جیسے ڈسنے کی تکلیف ہوتی ہے ! وہ تکلیف جاری رہے گی ! گویا جو عمل انسان کر رہا ہے اُس کی کوئی شکل بنتی جاتی ہے ! اور وہ عمل محفوظ رہتا ہے ! اور وہ مستقل شکل اختیار کرتا ہے ! اور عالمِ آخرت میں کس شکل میں سامنے آتا ہے ؟ ایک شکل میں سامنے آتا ہے یا کئی شکلوں میں سامنے آتا ہے ؟ یہ مختلف چیزیں ضرور ہیں ! مگر یہ کہ محفوظ رہنا عمل کا یہ ثابت ہے ! ! !

کلمہ طیبہ کی شکل :

حدیث میں آتا ہے کہ جو بندہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک دفعہ کہتا ہے تو اُس سے ایک شکل پیدا ہوتی ہے اُڑنے والی چیز کی ! جو عرشِ الہی کے گرد چکر کاٹتی ہے ! اور یہ کہتی ہے کہ میرے ادا کرنے والے کو بخش دے ! جس نے مجھے ادا کیا ہے، پڑھا ہے بخش دے ! معلوم ہوا وہ بھی محفوظ ہے وہ فنا نہیں ہوتا ! تو فنا کا معاملہ تو ایسا ہے کہ ہر چیز فنا بھی ہو رہی ہے اور ہر چیز باقی بھی ہے ! دونوں ہی طرح ٹھیک ہے ! انسان بھی ہر لمحہ فنا کے عمل سے گزرتا ہے :

انسان بھی فنا ہو رہا ہے ! جس دن سے آیا ہے روز فنا ہی ہو رہا ہے ! فنا ہی کی طرف بڑھ رہا ہے جتنے دن گزر گئے وہ فنا کی طرف اتنے دن اور بڑھ چکا ہے ! کھانا کھاتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے ! پانی پیتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے ! دوبارہ ضرورت پڑتی ہے پانی پینے کی ! ہر چیز فنا ہو رہی ہے اور دوسری طرف دیکھا جائے تو وہ چیز باقی بھی ہے ! ! ہر چیز کو بقا بھی حاصل ہے ! ! ؟

جنت اور جہنم میں باقی ہی رہے گا، وہاں فنا نہیں ہے :

قیامت کے دن جنت میں جہنم میں دوام کی شکل میں معلوم ہوتا ہے کہ باقی ہی باقی ہے ! فنا ہوتی ہی نہیں کوئی چیز ! تصویر کھینچ لیتے ہیں وہ باقی ہوتی ہے وہ رہتی ہے برس ہا برس ! فلم محفوظ رہ جاتی ہے ! اور ٹیپ کر لیتے ہیں تو مدتوں آواز محفوظ رہ جاتی ہے ! معلوم ہوتا ہے کہ فنا ہے ہی نہیں کسی چیز کو ! ایک طرف دیکھیں تو ہر چیز کو فنا معلوم ہوتی ہے ! نئی گاڑی تیار ہو کر آئی ہے تیار ہو گئی تو اب اس کے بعد زوال شروع ہو گیا اُس کا ! حالانکہ اُس کے سب پُرزے لوہے کے ہیں ! مگر کسی بھی طرح کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز ہو، زوال پھر آنا شروع ہو ہی جاتا ہے ! فنا کی طرف وہ بڑھنی شروع ہو ہی جاتی ہے ! ایک لحاظ سے دیکھیں تو ہر چیز فنا ہو رہی ہے اور دوسرے لحاظ سے دیکھیں تو ہر چیز کو بقا بھی ہے دوام بھی ہے جیسے وہ فنا ہی نہیں ہو رہی ! !

تو ایک بندہ زبان سے جب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو وہ بھی فنا نہیں ہوتا وہ بھی قائم ہے ! اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ يَمَلَأُ الْمِيزَانَ وَيَمَلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ایسے کلمات آتے ہیں کلماتِ حمد و ثنا جو خدا کی تعریف اور پاکیزگی کے کلمات ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ وغیرہ ان کلمات کے بارے میں يَمَلَأُ الْمِيزَانَ کا لفظ بھی ہے اور يَمَلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بھی ہے آسمان و زمین کے درمیان بھر لیتا ہے ! ! !

آواز کی پہنچ اور آپ کا ارشاد :

یہ آواز جو ہماری زبان سے نکلتی ہے کہاں کہاں پہنچتی ہے اور کہاں تک اُس کا منٹھی ہوتا ہے اس کے اثرات کہاں تک جاتے ہیں ؟ اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک چیز کے اثرات ہر جگہ پہنچ کر رہتے ہیں ! بڑی بڑی دُور پہنچتے ہیں جیسے کہ ایک دَلا ماریں ساکن پانی میں اور اُس سے لہریں پیدا ہوتی ہے اور وہ لہریں دُور تک جاتی ہیں ! اسی طرح سے جو آدمی زبان سے کلمات ادا کر رہا ہے وہ بھی فضا میں دُور تک چلے جاتے ہیں ! کہاں تک گئے کہاں تک نہیں گئے یہ اللہ تعالیٰ جان سکتے ہیں !

مگر بتایا گیا ایسے کہ جیسے زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں یعنی ان کا گزر ہر جگہ ہوتا ہے ! اور کتنی دیر میں ہوتا ہے، کتنا وقت لگتا ہے یا نہیں لگتا وقت یا بالکل فوری ہو جاتا ہے، کون سی چیز مراد ہے حدیث میں ؟ اس کی تشریح و تعیین ہم نہیں کر سکتے ! بس حدیث میں جو آیا ہے وہ صحیح ہے اور اس کی تشبیہ دی جاسکتی ہے اور اسے عقلاً غور کیا جائے تو صحیح ہی قرار دیا جائے گا کیونکہ سمجھ میں آتی ہے وہ بات ! !

تو یہاں حدیث شریف میں یہ آتا ہے کہ روزہ سفارش کرے گا خداوند کریم سے کہ اللہ تعالیٰ میں نے اس کو کھانا پینا اور شہوتیں جس میں پینا بھی داخل ہے، وہ سب چیزیں میں نے روک دی تھیں فَشَفِّعْنِي فِيهِ خداوند کریم اس کے بارے میں تیرے سے شفاعت کرتا ہوں !

قرآن کی سفارش :

وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَشَفَّعَانِ ۱ اور قرآن کہے گا یہ رات کو مجھے پڑھا کرتا تھا بالاجمال (یہاں حدیث میں اتنی ہی) بات ہے ! اور کون سی سورت پڑھتا تھا اور کس سے زیادہ محبت تھی ؟ کون سی آیت سے محبت تھی ؟ کون سے مضمون سے محبت تھی ؟ وہ الگ چیز ہے ! یہ تو بالکل سادہ پڑھنا ہے جو (مراد ہے) تو قرآن کہے گا یہ مجھے پڑھا کرتا تھا ! اور رات کو نیند کی قربانی دیتا تھا ! تو گویا میں نے اسے سونے سے روکا ! خداوند کریم میں بھی اس کے بارے میں شفاعت کرتا ہوں کہ تو اسے بخش دے ! !

فَشَفَّعَانِ حدیث میں آتا ہے کہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی اور اس کی بخشش ہو جائے گی ! حقیقت یہ ہے کہ خداوند کریم کی ہی مرضی ہے اور ماننا ہے ! اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے لیے یہ فرمایا کہ میں مان لوں گا ! یہ طے فرمایا تو پھر یہ شکل بن گئی روزہ (اور قرآن) کی اور شفاعت قبول فرمائی جائے گی ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور رحمتوں سے دُنیا اور آخرت میں نوازے، آمین۔ اختتامی دُعا.....

(مطبوعہ ماہنامہ انوار مدینہ جون ۱۹۹۸ء)

